27036 ـ جہان میں ہر چیز کا اللہ تعالی کو سجدہ کرنا

سوال

سورۃ الحج کی آیت نمبر (18) میں ہے کہ جانوروں کے سجدہ کا ذکر ہے، اس سجدہ کی کیا کیفیت ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اس جہان میں جو بھی مخلوقات ہیں وہ اللہ تعالی کی عبادت کرتی ہیں، یا تو یہ عبادت اختیاری ہے، یا پھر جبرا...

مومن اور مسلمان شخص اللہ تعالی کی عبادت اختیارا کرتا ہے، اور اسے اس کا اجروثواب بھی حاصل ہوتا ہے، اور اگر وہ اپنے رب سے دور بھاگنے والا ہو اور اس کی عبادت کو ترك کردے تو اس کے جسم کا انگ انگ اور جسم میں پائی جانے والی ہر چیز اللہ سبحانہ وتعالی کی عبادت کرتی ہے، لیکن ہم اپنی ناقص عقل اور حواس کی بنا پر اس تسبیح کو نہ تو محسوس کرتے ہیں اور نہ ہی سمجھتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ساتوں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ان میں ہے اسی (اللہ تعالی) کی تسبیح کر رہے ہیں، ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو، ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے، وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے الاسراء (44).

مقصد یہ کہ ساری کی ساری مخلوق اللہ تعالی کے مطیع ہے، اور اس کی عبادت گزار ہے، وہ عبادت اسی طرح کرتی ہے جس طرح اس کی حالت اور وضع کے لائق ہو، لہذا سورج، چاند، ستارے، اور درخت, جانور، یہ سب کے سب اللہ تعالی کے مطیع ہیں، اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں، اور ہر ایك اسی طرح عبادت کرتا ہے جس طرح اس کے لائق ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ سب آسمانوں والے، اور سب زمینوں والے اللہ تعالی کے سامنے سجدہ میں ہیں، اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی، ہاں بہت سے ایسےبھی ہیں جن پر عذاب

کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے، جسے رب ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ تعالی جو چاہتا ہے کرتا ہے الحج (18).

اور ايك دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا فرمان اس طرح ہے:

کیا انہوں نے اللہ تعالی کی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا؟ کہ اس کے سائے دائیں بائیں جھك جھك کر اللہ تعالی کے سامنے سر بسجود ہوتے ہیں اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں، یقینا آسمان و زمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالی کے سامنے سجدے کرتے ہیں، اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے النحل (48 - 49).

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اللہ سبحانہ وتعالی اپنی عظمت و جلال اور کبریائی کی خبر دے رہے ہیں جس کے سامنے ہر چیز مطیع ہے اور جھکی ہوئی ہے، اور مخلوقات کی ساری اقسام اور اس کے خاندان اسی کے مطیع اور فرمانبردار ہیں؛ چاہے وہ جمادات ہیں یا حیوانات، اور چاہے وہ انسانوں اور جنوں اور فرشتوں کی شکل میں مکلف ہیں.

تو اللہ تعالی نے یہ خبر دی ہے کہ جس چیز کا بھی سایہ ہے وہ دائیں بائیں یعنی صبح اور شام جھکتا ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالی کو سجدہ کر رہا ہے، مجاھد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: جب سورج ڈھلتا ہے تو ہر چیز اللہ عز وجل کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتی ہے).

لھذا اللہ سبحانہ وتعالی نے کل کائنات کے سجدوں کو ثابت کیا ہے، اور بعض کے سجدے کی کیفیت بھی بیان کی کہ اس کا دائیں بائیں جھکنا سجدہ ہے، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا سجدہ سات اعضاء پر ہو، جبکہ یہ سجدہ تو مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے، لیکن باقی کائنات کا سجدہ ہر مخلوق کی حالت اور جس طرح اس کے لائق ہے.

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان سجدوں سے حقیقی سجدہ مراد ہے، جو پہلے ہی نص سے ظاہر ہے، اور جب آیت کو اس ظاہر پر محمول کرنے میں کوئی صحیح مانع وارد نہ ہو تو اسے لینا واجب ہے، اور اس کی تاکید اس سے بھی ہوتی ہے کہ سورج، چاند، اور ستاروں، اور جانوروں کے سجدے کو فرشتوں اور بشر کے سجدے پر عطف کیا گیا ہے، جو کہ کائنات کے اس سجدے کی حقیقت پر دلالت کرتا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اور سجدہ قنوت کی جنس سے ہے، کیونکہ سجدہ ساری مخلوق کو شامل ہے، جو کہ غایت اور انتہائی درجہ کی عاجزی اور ذلت ہے، اور ہر مخلوق اللہ تعالی کی عظمت کی بنا پر اس کے سامنے عاجز ہے، اور اس کی عزت کی بنا پر اس کے ذلیل ہے، اور اس کی قدرت کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہوا ہے.

اور یہ لازم نہیں کہ ہر چیز کا سجدہ انسان کیطرح سات اعضاء پر اور زمین پر پیشانی رکھنے سے ہی ہوتا ہو، کیونکہ یہ سجدہ تو انسان کے ساتھ خاص ہے، اور کچھ امتیں ایسی ہیں جو جھکتی ہیں اور سجدہ نہیں کرتیں، اور اس سجدہ یہی ہے.

جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے:

دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور زبان سے حطۃ کے الفاظ ادا کرو.

انہیں تو یہ کہا گیا کہ تم جھکتے ہوئے داخل ہو جاؤ، اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو پہلو کے بل سجدہ کرتے ہیں، مثلا یہودی، لھذا سجدہ اسم جنس ہے، جب مسلمانوں کا سجدہ عام ہو چکا اور پھیل چکا تو بہت سے لوگوں نے یہ خیال کرنا شروع کر دیا کہ ہر ایك کا سجدہ بھی اسی طرح کا ہے، جیسا کہ قنوت میں ہے)

دیکھیں: جامع الرسائل (1 / 27).

اور ایك دوسری کتاب میں شیخ الاسلام کا کہنا ہے:

(اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ ہر چیز کا سجدہ اس کے حسب حال ہوتا ہے، ان مخلوقات کا سجدہ پیشانی زمین پر رکھنا نہیں ہے)

دیکھیں: مجموع الفتاوی (21 / 284).

ان مخلوقات کے اس سجدہ میں جو کچھ داخل ہے اس میں ان مخلوقات کا مکمل طور پر اللہ تعالی کے لیے مطیع ہونا اور اس کے سامنے سرتسلیم خم کرنا، اور اس کی ربوبیت و عظیم عزت اور بادشاہی کے سامنے کم تر ہونا ہے.

امام ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یہ ذل اور قھرو عاجزی کا سجدہ ہے، لھذا ہر کوئی اس کی ربوبیت کے سامنے جھکا ہوا عاجز ہے، اس کی عزت کے سامنے ذلیل ہے، اور اس کے بادشاہی کے سامنے مقھور ہے"

دیکھیں: مدارج السالکین (1 / 107).

اور اس طرح ان مخلوقات کا سجدہ حقیقت پر مبنی ہے، جس طرح ان مخلوقات کے لائق ہے اسی طرح وہ سجدہ کرتی ہیں، تو اسطرح انسان کا سجدہ وہی ہے جو اس کے لائق ہے، اور اس کی کیفیت وہی ہے جو معروف اور عام کہ انسان سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے، اور سورج کا سجدہ اس کے جس طرح لائق ہے وہ سجدہ کرتا جیسا کہ صحیح

حدیث میں میں وارد ہے كہ:

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورج غروب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا:

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں گیا ہے؟

تو میں نے عرض کی: اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" وہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرے گا اور اللہ تعالی سے طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا تو اسے اجازت دے دی جائے گی، اور ہو سکتا ہے کہ وہ سجدہ کرے اور اس کا یہ سجدہ قبول نہ کیا جائے، اور اجازت طلب کرے تو اسے اجازت بھی نہ دی جائے، بلکہ اسے کہا جائے گا جہاں سے آئے ہو وہیں سے پلٹ جاؤ، تو سورج مغرب سے طلوع ہو گا, اور یہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے:

اور سورج اپنے مدار اور مستقر میں تیر رہا ہے، یہ غالب اور علم رکھنے والے کی تقدیر ہے.

دیکھیں: صحیح بخاری حدیث نمبر (3199).

تو سورج کا سجدہ حقیقی سجدہ ہے، جس طرح سورج کو مناسب اور اس کے لائق ہے، لیکن وہ عرش کے نیچے اللہ تعالی کو کیسے سجدہ کرتا ہے اس کی کیفیت کیا ہے؟

اس سجدے کی کیفیت تو اللہ سبحانہ وتعالی ہی جانتا ہے، اور حدیث کا ظاہر تو اس کا انکار کرتا ہے کہ سورج کے سجدہ کرنے کا معنی صرف اللہ تعالی کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور اس کی اطاعت کے لیے مطیع ہو، بلکہ یہ عاجزی و انکساری اور ذلت، اور اس کے سامنے حقیقی سجدہ کرتے ہوئے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہے، جس کی ہمیں کیفیت معلوم نہیں، اور چاند اور جانوروں اور باقی ساری کائنات کے سجدہ کے متعلق بھی یہی کہا جائے کہ ہر ایك کا سجدہ اسی طرح ہے جس طرح کے اس کے مناسب اور لائق ہے.

لھذا ایك مومن اورمسلمان شخص پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ مخلوقات میں کسی مخلوق کے سجدہ کی کیفیت سے جاہل ہونے کی بنا پر اس سجدے کی تصدیق اور ایمان لانے کے لیے اسے مانع نہ بنائے، بلکہ اللہ تعالی نے جو کچھ بتایا اور جس چیز کی خبر دی ہے کہ کائنات اسے سجدہ کرتی ہے اسے اس پر ایمان لانا واجب ہے.

واللہ اعلم .